ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعۃ کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے یا وی۔پی۔ کی اجازت۔

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجاویگی۔

(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہوں گے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط ہوں۔

(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔

(ایڈیٹر)

عام اغراض اخبار

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً خدمات کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسائے عظام سے سالانہ چندہ للعہ

(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار

(۶) ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ در اعین میگزین امرتسر ہونی چاہیے

جلد (۷) | مطبوعہ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم یکشنبہ | نمبر (۲۵)

التوائے اشاعت آئندہ

قارئین کرام کی خدمت میں نہایت ادب سے یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ ابتک الفقیہ پریس کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ مگر گورنمنٹ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے کہ اپنا پریس لگاؤ۔ تاوقتیکہ اپنا پریس نہ ہو آئندہ اخبار جاری نہ ہوگا۔ یہ امر تو بہت مشکل ہے کہ پریس خریدکیا جاوے کیونکہ اسقدر سرمایہ دفتر الفقیہ میں کہاں۔ یہاں تو اخبار کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ پہلے کی طرح روز بازار پریس سے اخبار چھپوایا جائے۔ روز بازار پریس کے مالک جناب شیخ غلام قیس صاحب پلیڈر آجکل امرتسر میں موجود نہیں تاوقتیکہ وہ واپس تشریف نہ لاویں۔ تب تک ڈیکلریشن عدالت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

مجھے عرصہ سے اپنے ذاتی کام کیلئے بہاولنگر جانیکی ضرورت تھی اور میرا بڑا حرج ہو رہا تھا مگر میں اخبار سے اتنی فرصت نہیں پاتا تھا کہ چند یوم کیلئے جا سکوں۔ اب اتفاقاً یہ سلسلہ پیش آیا۔ اسلئے چند یوم کیلئے میں اپنے ذاتی کام و وقت نکال سکا۔ ان وجوہ سے ۲۸ ستمبر کا پرچہ میں شائع نہیں کر سکتا۔ اور ۷ اکتوبر کا پرچہ شائع ہوگا۔

امید ہے کہ ناظرین کرام مجھے معذور سمجھکر اس غیر حاضری کو معاف فرمائیں گے۔

(خاکسار معراج الدین احمد عفی عنہ)

یاران طریقت

حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری آجکل سانگلا ٹلیور کیطرف رونق افروز ہیں اور صاحبزادگان علی پور شریف میں بخیریت ہیں۔ (ایڈیٹر)

اخبار الفقیہ امرتسر

کی توسیع اشاعت حضرات احناف کا فرض اولین ہے۔

ستان حضرات

نے ابھی تک سالہ حنفی نہیں ملاحظہ کیا وہ مہربانی کرکے دو آنہ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگوا کر ملاحظہ کریں اور اسکی خریداری کا شرف حاصل کریں خریداری منظور کرتے وقت دو آنہ نمونہ والے منہا کر دیے جاویں

تنظیمِ اسلامی

بہت دنوں سے تنظیم اسلامی کا چرچا ہے۔ ڈاکٹر کچلو صاحب نے اس کا پروگرام مرتب کیا۔ اخبارات میں اس کا چرچا ہوا اس کو بنظرِ استحسان دیکھا گیا اور اس پروگرام پر عمل شروع ہوگیا۔

مگر ہم نے ابتک اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تنظیم کے کام کے لئے ہندو سنگھٹن کی طرح کوئی باقاعدہ جماعت اور ہندوؤں کی مختلف سبھاؤں سے علیحدہ کام کیطرح علیحدہ قایم نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کام کو خلافت کمیٹی ہی کے زیرِ اہتمام رکھا گیا۔ خلافت کمیٹی کو علیحدہ رکھکر اگر اور کوئی جماعت اس کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لیتی خواہ اس کے کارکن وہی ہوتے جو خلافت کمیٹی کے ہیں تو غالباً بلکہ یقیناً اس کو سارے مسلمان پسند کرتے۔ مگر باوجود اس کے کہ تنظیم ایک ضروری کام ہے اور اس کی اشد ضرورت ہے مگر ملک کا بہت سا حصہ اس میں شامل ہونے سے جھجکتا ہے۔ اور وجوہات ذیل ایسے لوگوں کے زیر نظر ہیں :۔

(۱) خلافت کمیٹی تحفظ سرمایہ کے متعلق اپنا اقتدار کھو چکی ہے۔

(۲) خلافت کمیٹی کے حسابات سابقہ غیر اطمینان بخش اور اخراجات غیر ضروری اور بے حد اسراف اور اکثر لوگوں کی ذاتی اغراض کے لئے تھے۔

(۳) خلافت سرِدست مفقود ہے۔ ترکوں نے نہ صرف خلافت کو معدوم کر دیا بلکہ خاندان خلافت کو جلاوطن کر دیا اور سرِدست دنیا کے مسلمانوں کا تقررِ خلافت اور تعیین خلیفہ پر کوئی فیصلہ موجود نہیں۔

(۴) خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد حصول سوراج و ترک موالات پر سارے کے سارے ہندوستانی مسلمان متفق نہیں، اور تنظیم کے معاملہ میں ایسے اغراض و مقاصد صرف غیر ضروری بلکہ مضرت رساں ہیں۔

چنانچہ اس کا چرچا ہونے لگا۔ اور اگرچہ اخبارات میں ایسے خیالات کی اشاعت نہیں ہوئی یا اشاعت مناسب نہیں سمجھی گئی۔ لیکن پرائیویٹ مجلسوں میں ان امور کا ذکرہ بڑے شدومد سے ہوتا رہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ امرتسر کے بعض محلوں میں تنظیم کے سب سے لئے میٹنگیاں ... کی تجویزیں ہو رہی تھیں۔ اور جب ایک محلہ میں اہل محلہ جمع ہوئے تو امور متذکرہ بالا یا ان میں سے بعض امور پر بحث ہوئی اور اختلاف رہا۔ اس اختلاف کے رونما ہونے کے بعد مجھو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب نے اپنی دو تقریروں میں دو مختلف مقامات پر بعض غلط فہمیوں کو دور کیا۔

قلعہ بھنگیاں میں جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر اور کٹڑہ رام گڑھیاں میں جناب مولانا مولوی محمد بہاءالحق صاحب قاسمی نے جو کچھ بیان کیا وہ ایک قسم کا استفسار تھا جو ڈاکٹر صاحب موصوف سے کیا۔ مجھے بھی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور میں نے بھی ایسا استفسار کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کے متعلق مجھو اور دونوں مقامات کی مجلسوں میں جو کچھ فرمایا وہ اب زبان تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ انہوں نے اپنے اخبار تنظیم مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۳۲ء میں بذریعہ ایک خط کے جس کا عنوان ہے "تنظیم کا منشاء و مقصد" کراچی کے ایک خط کے جواب میں بالصراحت ذکر کردیا۔

استفسارات کا خلاصہ یہ تھا کہ تنظیم اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے یہ ہے کہ مسلمانوں کا قومی نظام قائم کیا جائے۔ یا بالفاظ دیگر مسلمانوں کی کمزوریاں رفع کیجاویں اگر یہی مفہوم اس لفظ کا ہے تو اس کے ضمن میں کسی دوسری قوم یا حکومت کا اس کے طرزِ عمل میں کوئی ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ ہر ایک مسلمان خواہ وہ تارک موالات ہو یا موالاتی اور گورنمنٹ کا خیر خواہ ہندو مسلم اتحاد کا حامی ہو یا اس کو مضر سمجھنے والا کوئی ہو اسکا رکن ہوسکتا ہے کیونکہ تنظیم میں ان امور سے کوئی تعلق نہیں اور نہ تنظیم میں ایسے امور کا سوال پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تصریحات سے اس مسئلہ پر پوری روشنی پڑ گئی بلکہ یہ لاینحل عقدہ باآسانی حل ہوگیا۔ کہ واقعی تنظیم کی اغراض میں یہ امر قطعاً نہیں کہ کسی دوسری قوم یا حکومت سے اس کو تعلق ہو۔ یا حکومت یا کسی دوسری قوم سے مقابلہ یا عداوت مقصود ہے بلکہ تنظیم کے کام میں وکیل بیرسٹر جو پریکٹس کرتے ہوں۔ اور موالاتی ہوں۔ بیلجسٹریٹ ملازمان سرکار، عہدہ داران دفاتر سب شامل ہوسکتے ہیں۔

البتہ ڈاکٹر صاحب نے مرزائیوں کے متعلق یہ ظاہر کیا کہ وہ مسلمان نہ ہوں۔ یہ دوسری بات ہے لیکن چونکہ وہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں وہ اگر وہ خود تنظیم میں شامل ہونا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ مگر یہ معاملہ کچھ ایسی اہمیت نہیں رکھتا۔ ڈاکٹر صاحب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جمعیۃ العلماء کے فتاوے سے منحرف نہیں۔ مولوی محمد نعیم صاحب رکن جمعیۃ العلماء کی تصریحات سے ثابت ہے کہ جمعیۃ العلماء بھی یقیناً مرزائیوں کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے دست و بازو ہیں اپنی تقاریر میں بیان کر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک مرزائی ہرگز مسلمان نہیں تو امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب بھی اس سے رجوع کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے غالباً مولوی ابوالکلام آزاد صاحب کے فتوے سے متاثر ہو کر یہ رائے قایم کی ہے۔ کہ مرزائی مسلمان ہیں۔ مگر جمعیۃ العلماء کے بڑے بڑے علماء اس فتوے کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ یونہی تو مذہب اسلام اپنے اندر ایک ایسی تنظیم رکھتا ہے جو دوسرے مذہب کو قطعاً نصیب نہیں۔ آج ہندوؤں نے اگرچہ سنگھٹن کی بنیاد رکھی۔ شدھی کا پرچار کیا۔ لیکن حقیقی نظام اسلام میں موجود ہے وہ یقیناً ہندوؤں کو حاصل نہیں ہوسکتا۔

تنظیم کے لئے مساوات ایک بنیادی پتھر ہے اور یہی بات ہے کہ جو مسلمانوں کو دنیا کے تمام مذاہب سے بالا ثابت کرتی ہے۔ یہاں برہمن، چھتری، ویش، شودر کوئی نہیں ہر ایک مسلمان ایک ہی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیاوی ثروت اور عہدوں کے لحاظ سے اگرچہ باہم کچھ امتیاز ہو لیکن مسجد میں اسلامی مجلسوں میں ایک بادشاہ کے دوش بدوش ایک مفلس ترین مسلمان برابر نماز پڑھ سکتا اور شیخ سکتا ہے فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور انما المومنون اخوۃ کے سبق کو مسلمانوں نے بھلا دیا۔ اور ہندوستان میں ... کی دیکھا دیکھی یا اُن کے اثر سے متاثر ہو کر قومی امتیاز پیدا کر لیا۔ نماز پنجگانہ، نماز جمعہ، نماز عیدین، حج بیت الحرام ایک بنا بنایا نظام تھا۔ جسکو مسلمانوں نے ترک کر دیا۔ زکوٰۃ اور اوقاف ایسی چیزیں تھیں کہ مسلمانوں کو اسلامی ضروریات کے واسطے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی مگر افسوس کہ مسلمانوں نے تعلیمات اسلامی کو خیرباد کہکر آج ضرورت ثابت کر دی۔ کہ ہم میں تنظیم ہو۔ کاش اگر مسلمان اپنی اصلی تعلیم پر قائم رہتے تو آج انہیں تنظیم کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

نظام اسلامی کو تفرقوں نے درہم برہم کر دیا۔ سیاسی ... بھی محسوس کر رہے ہیں کہ فرقہ بندیوں کو اپنے اصلی ... نظام سے محروم کر دیا۔ تمام انگریزی خوان یہ رٹ لگا...

کہ علماء دین میں تکفیر کا بازار گرم ہے۔ یہی امر باعث تفرقہ ہے۔

تفرقہ واقعی بہت بُری چیز ہے۔ اس کی بُرائی میں کوئی شک و شبہ نہ ہو سکتا ہے نہ ہوا لیکن کوئی شخص خواہ وہ لیڈر ہو یا انگریزی خواں اس کے انسداد پر نہ تو کوشش کرتا ہے نہ کسی صحیح علاج کو دریافت کرتا ہے۔

تکفیر ایک سزا تھی۔ جو تفرقہ پیدا کرنیوالوں کے لئے مقرر تھی اور اس سے اصلی غرض یہی تھی کہ اسلامی شیرازہ بکھرنہ جائے۔ اور تنظیم اسلامی میں کسی قسم کا تغیر واقع نہ ہو مثال کے طور پر دیکھو کہ دیہات میں کسی سے کوئی ایسی بات صادر ہو جاتی ہے جو دوسروں کے خیال میں مضر ہو تو ایسے شخص کا حقہ پانی بند کر دیا جاتا ہے وہ شخص تنگ آ جاتا ہے اور آخر تائب ہوتا ہے۔ برادری سے معافی مانگتا ہے۔ بعینہ یہی بات تکفیر میں مضمر تھی۔ ایک شخص اگر کوئی بات ایسی پیدا کرتا ہے۔ جو تنظیم اسلامی میں خلل انداز ہو تو اس پر حکم کفر لگتی نہیں ہوتا تھا کہ وہ جماعت اسلامیہ سے خارج بھی ہو جائے بلکہ یہ صرف اس لئے سزا دیجاتی تھی کہ وہ تائب ہو۔ اور نظام میں فرق نہ آئے۔ مگر ہندوستان میں جب برٹش گورنمنٹ کا عمل ہوا اور آزادی دیکھی تو تکفیر کے اثر کو لوگوں نے قبول نہ کیا۔ حشرات الارض کیطرح نئے نئے فرقے پیدا ہونے لگے۔ اور آج اس قدر فرقے ہیں کہ الامان۔

سب سے پہلے مسلمانوں کی بدقسمتی نے وہابیت کے رنگ میں ظہور کیا۔ جب اس کی اشاعت خوب ہوگئی تو آزادی نے یہانتک اپنا جوہر دکھایا۔ کہ نبوت اور خدائی کے مدعی بھی دنیا میں پیدا ہوگئے۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ حشرات الارض کیطرح پیدا ہونیوالے فرقے ان مسلمانوں کو جو تیرہ سو برس سے مسلمان ہیں خارج از اسلام یا بدعتی یا مشرک بنانے لگے اور آج مرزائی جماعت نے تمام ایسے مسلمانوں کو کافر قرار دیا جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ صرف پڑھتے ہو بلکہ توحید و رسالت پر ایمان رکھتے ہوں۔ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ کے احکام پر پورے عامل ہوں۔ تعجب یہ کہ ایسے گروہ کو بروشنی مسلمان بنا کر تنظیم اسلامی میں خرابی پیدا کرنا ہمارے لیڈروں کو بالکل پسند ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ تفرقہ بازی کا حقیقی الزام کس گروہ پر ہے۔ اس پر اگر غور کر لیا جائے تو تنظیم کے کام میں نہایت آسانی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حقیقی ملزم کو ملزم بنانا کوئی جرم نہیں مگر غیر ملزم کو ملزمین میں شامل کر کے زبان طعن دراز کرنا گویا گیہوں کے ساتھ گھن کو پیسنا ہے۔

کیا کوئی شخص ثابت کر سکتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی نے جب وہابیت کا وعظ شروع کیا۔ اس سے پہلے ہندوستان بھر میں کوئی ایسا فرقہ تھا جس کو لوگ وہابی کہتے ہوں اور جو اپنے آپکو اہل حدیث کہتا ہو۔ سر سید کے خیالات کو اگر مذہب معتزلہ سمجھا جائے تو کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ ان سے پہلے ہندوستان بھر میں کوئی معتزلی تھا۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی سے پہلے کوئی چکڑالوی (اہلقرآن) تھا۔ اور مرزا قادیانی سے پہلے کوئی ایسا فرقہ تھا جو مرزائیوں کی طرح کسی کو نبی مانتا ہو؟

اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے۔ تو حنفیوں پر کیا الزام۔ ان کو کیوں مطعون کیا جاتا ہے۔ ان کو کیوں مخاطب کیا جاتا ہے۔ ملزم وہ ہے۔ جو ایک نئی راہ کو لیکر اٹھتا ہے اور مسلمانوں میں تفرقہ کا بیج بوتا ہے۔

ہمارے خیال میں تنظیم ایک اعلیٰ مقصد ہے اور ضرورت ہے کہ مسلمان اپنی اصلی حالت پر آویں۔ اس لئے ہمارے علمائے کرام کو لازم ہے کہ اس میں ضرور شریک ہوں۔ خلافت کمیٹی اچھی تھی یا بُری۔ اُس نے کچھ کیا یا نہیں اس کو میں زیر بحث نہیں لاتا لیکن یہ امر یقینی ہے کہ علماء حنفیہ کا اس میں شامل ہونا ایک نقصان عظیم کا باعث ہوا۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہابیہ نے اِس میں شرکت اس غرض سے نہیں کی تھی کہ وہ خلافت کو کوئی فائدہ پہونچائیں۔ یا کہ خلافت سے ان کو ہمدردی تھی۔ بلکہ ان کے شریک ہونے کی اصلی غرض یہ تھی کہ انہیں اپنی جماعت کو تقویت دینے کا ایک عمدہ موقع مل سکتا ہو چنانچہ میدان خالی پاکر انہوں نے فائدہ حاصل کر لیا۔

باوجودیکہ ان کی اپنی مسجدیں موجود ہیں۔ باوجودیکہ وہ حنفی امام کی اقتدا میں نماز کو صحیح ہونے کا فتوے نہیں دیتے۔ پھر بھی انہوں نے اپنے آدمیوں کو حنفی مساجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھیجا تاکہ دور سے آمین پکاریں۔ جب اس پر اعتراض ہوا۔ تو جھٹ شور مچادیا کہ کیسے مسلمان ہیں کہ اس وقت ہندوں سے اتفاق کی ضرورت ہے مگر یہ لوگ مسلمانوں میں اتفاق نہیں ہونے دیتے۔ لیڈر زخیرت سے مذہبی واقفیت بہت کم اور بعض بالکل نہیں رکھتے بس وہ بگڑ جاتے ہیں اور اصلیت کو کوئی نہیں دیکھتا۔

اگر علماء حنفیہ اس غرض سے شامل ہو جاتے کہ ہم حنفی حقوق کی نگرانی کریں گے تو یقیناً وہابی کامیاب نہ ہوتے۔

اسی طرح اب بھی اگر علماء حنفیہ اس میں شامل ہونگے تو وہ حنفی حقوق کی نگرانی اور نگہداشت کر سکیں گے۔

مذہبی معاملات میں جمعیۃ العلماء سے مشورہ لیں گے۔ لیکن جمعیۃ العلماء کو جب یہ علم ہوگا۔ کہ حنفی حقوق کی نگرانی بھی خاطر خواہ ہے اور دلائل سے مقابلہ کرنیوالے موجود ہیں تو جمعیۃ العلماء جس میں پہلے مولانا فاخر صاحب اور حکیم ابو المنظور مولانا ماجد علیصاحب بدایونی موجود ہیں ہرگز ہرگز حنفی سُنی حقوق کو پامال نہ ہونے دیں گے لیکن اگر اب بھی ہمارے علماء نے اس میں شرکت نہ کی تو یقیناً حنفیوں کی سخت حق تلفی ہوگی۔ جس کی تلافی کی کوئی امید نہیں ؛

حجاز پر نجدی حملہ

دوگونہ رنج و عذابست جان مجنوں را
بلائے فرقت لیلے و صحبت لیلیٰ

جنگ عظیم کے واقعات جہاں اسلامی انقلاب تنزل و ترقی کی متضاد صفتوں کا مجموعہ ہے وہاں اس میں اکثر امور باعث عبرت ہیں۔

غدار شریف نے اسلام سے ایسے وقت میں بغاوت کی جبکہ سلطنت اسلامیہ ایک مہیب ترین جنگ میں شامل تھی۔ اس بغاوت نے اگرچہ شقی القلب غدار شریف کو حجاز کا بادشاہ بنا دیا لیکن اسلام کو اس کے اس عمل نے جو نقصان پہونچا اس کی تلافی کی کوئی امید نہیں پائی جاتی۔

حجاج کو اس شقی کی سلطنت و حکومت میں جو تکالیف ہوئیں اور میدان کربلا کا جو نظارہ خدای مبارک اور مقدس زمین پر دیکھا گیا۔ اخبارات میں ابھی اس کی یاد تازہ ہے۔ غدار شریف کو امارت اور خلافت کی ہوس نے اندھا کر دیا۔ اور اب نجدی حملے سے اُن کی آرزوئیں خاک میں مِلگئیں۔

دنیائے اسلام کو غدار شریف [illegible] کا ہمدردی نہیں وہ مارا جائے اور خس کم جہان پاک [illegible] صادق آئے تو آئے۔ وہ گرفتار ہو اور [illegible] ہو اسکے

ظلم و ستم اور اسکی بغاوت کا خمیازہ ضرور ملنا چاہیئے۔

لیکن افسوس کہ اس کی بغاوت نے ترکوں کے لئے حجاز کے تمام راستے مسدود کردیئے۔ اور حجاز کے ساحلی مقامات اور ارض شام عیسائی طاقتوں کے قبضے میں ہیں۔

امیر نجد نے حجاز پر حملہ کیا۔ اور اگر خبریں جو شائع ہوچکی ہیں صحیح ہیں تو افسوس کہ ایک اور مصیبت کا سامنا ہے اور عجب نہیں کہ دنیائے اسلام میں سوائے ہندوستانی وہابیوں کے خون کے آنسو بہائے جائیں گے۔

یہ خبر کہ نجدی وہابیوں نے طائف کو فتح کرتے ہی محمد ابن عبد الوہاب کی یاد تازہ کردی۔ اور لوگوں کو تہ تیغ کرنے کے علاوہ قبور مسلمین کو منہدم کردیا جضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا روضہ متبرکہ بھی منہدم شدہ قبور میں شامل ہے۔ کچھ اندوہ نہیں بعض معتقد اخبارات بعض بخیال لاالحب علی بل لبغض معاویہ۔ ان مظالم کو مزعومہ قرار دیتے ہوئے امیر نجد کو بڑی عزت سے یاد کررہے ہیں۔ یہ تو خدا کو معلوم ہے کہ یہ خبریں صحیح ہیں یا غلط جبتک ان کی تردید نہ ہو صرف قیاس سے ان کو مزعومہ قرار دینا سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ وہابیت کا اصلی منشا یہی ہے کہ نہ صرف قبور مسلمین کو منہدم کیا جائے بلکہ روضہ مطہرہ سرورکائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کو زمین کے برابر کردیا جاوے۔ ان کے ہندوستانی مقلدین نے اپنی بعض کتابوں اور نظموں میں اس کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ ایک نظم کا مصرعہ ہے ع

اکھیٹ کو اور گنبد کو قبروں سے آثار

وہابیہ کے ابتدائی فتنہ کے زمانہ میں اگر سلطنت عثمانیہ کیطرف سے محمد علی پاشا ان کی پوری گوشمالی نہ کرتا تو جسطرح انکو بیت الحرام کے صحن اقدس میں گھوڑے باندھتے ہوئے خدا کی پرواہ نہ رہی تو روضہ مطہرہ کو منہدم کرنے سے انہیں کون مانع ہوتا۔ جبکہ ارادہ وہ صاف لفظوں میں ظاہر کرچکے تھے۔ اس تاریخی شہادت کے ہوتے ہوئے ان مظالم کا ارتکاب ناممکن ہے۔

ہندوستان اور نجد کے وہابیوں کو ان مظالم سے یقیناً دلچسپی ہوگی۔ لیکن دنیا کے کروڑوں مسلمان کے دل اور جگر پر جو کاری زخم اس سے لگیگا وہ ناقابل اندمال ثابت ہوگا۔

شریف [illegible] کی بغاوت نے اگرچہ سلطنت اسلامیہ کو سخت نقصان پہنچایا لیکن حرمین شریفین اور [illegible] مسلمین کی توہین کا اندیشہ نہ تھا۔ حجاج کو جسمانی تکالیف اور مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے لیکن اس نئے دور میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو روحانی تکلیف پہونچنے والی ہے اس کا خیال کرکے شریف ہی کی حکومت غنیمت تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور کوئی بہتر صورت پیدا ہو۔

خلاصۂ تقریر

جو

حضور گورنر صاحب بہادر پنجاب نے انبالہ میں مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۴ء کو سکھ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ایڈریس کے جواب میں فرمائی

"اب میں سکھ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ایڈریس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ اس علاقہ کے جاگیرداروں کا گورنمنٹ کے ساتھ بڑا پرانا اور گہرا تعلق ہے۔ یہ تعلق پنجاب میں انگریزی عملداری ہونے سے بھی پہلے کا ہے میں آج آپکو تمام سکھ قوم سے علیحدہ سمجھکر کوئی بات نہیں کہتا۔ بلکہ آپکو سکھ قوم کا ایک بڑا حصہ خیال کرتا ہوں۔ جس کو کہ اپنے مذہبی کاموں کے ساتھ پیار ہے اور جو یہ سوچ سکتے ہیں کہ ان شخصوں کی چال کیسی ہے جو کہ کچھ عرصہ سے آپکے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔

"آپ کہتے ہیں کہ تمام سکھ قوم سرکار کی وفادار ہے اور امن وامان سے رہنے والی ہے۔ آپ ان لوگوں کی چالوں کو اچھا نہیں سمجھتے جو کہ مذہبی کاموں کے بہانہ سے ایسے خیال پھیلا رہے ہیں۔ جن سے قوم کے امن کا ستیاناس ہورہا ہے۔ اور جن سے گڑبڑ زیادہ ہورہی ہے۔ میں آپکو ٹھیک کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جس کو سکھ قوم کے پرانے حالات معلوم ہیں وہ ان کی خدمات کی بڑی قدر کرتا ہے جو انہوں نے سرکار کیلئے کی ہیں۔ اور وہ سکھوں کی سب خوبیوں کو بھی جانتا ہے جن سے سکھوں نے نام پیدا کیا ہے۔ ایسا شخص کون ہے جو ان کے ساتھ ہمدردی نہ کرے۔ جو اپنے مذہب کی خاطر سچائی سے کام کرنیوالے ہوں۔ گورنمنٹ بھی کبھی ان کے برخلاف نہیں ہوئی۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے راج میں ایسے اچھے اور جائز کاموں کی مخالفت ہو ہی نہیں سکتی۔

"اب میں ایک بات اپنی طرف سے کہنا چاہتا ہوں اگر آپ اپنی قوم کے ایک گروہ کی باتیں سنیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ وہ میری نسبت یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں نے سکھوں کے ساتھ دشمنی کا عہد کرلیا ہے۔ اور میں انکا ستیاناس کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں ایسی بے بنیاد باتوں کے گھڑنے والوں اور ایسی افواہوں کے اڑانے والوں کو کیا کہوں۔ میں اپنی اور گورنمنٹ کی رائے میں مناسب تمیز نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر مجھے ظاہر کرنا پڑے۔ تو میں یہی کہونگا۔ کہ ہم سکھوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان کو بچانا چاہتے ہیں۔ جو قوم کسی غرض سے دوسرے فرقوں کی حق تلفی کرے۔ یا سرکار کے حکم کو رد کرے وہ قوم بدنام ہوجاتی ہے۔ اور اپنے مرتبے سے گرجاتی ہے۔ ہم سکھوں کو اس نقصان کے خطرہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سکھوں کی مدد کرکے ان کے گردوارے قانونی اور جائز طریقہ سے ان کو دلوادیں۔ ہم نے آجتک ان کے مذہبی کاموں میں جو قاعدہ اور قانون کی حد کے اندر کئے جاویں۔ کبھی رکاوٹ نہیں کی ہے۔ اور نہ آئندہ کریں گے۔ ہم نے اس معاملہ میں اس نیت سے دخل نہیں دیا۔ کہ ہم سکھوں کے کسی گروہ کی ان کے مذہبی کاموں میں مخالفت کریں لیکن ہمارا ضروری فرض ہے کہ امن اور قانون کو قائم رکھیں اور دوسرے فرقوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور لوگوں کو عدالتوں سے ملے ہوئے حقوق کا پورا فائدہ اٹھانے دیں۔

"ہمارا شروع سے یہ دستور رہا ہے کہ ہم کسی فرقہ کے مذہبی کاموں میں دخل نہ دیں۔ لیکن اگر مذہب کے بہانے سے لوگ دوسروں کے حق اور جائداد پر قبضہ کرنے لگ جاویں اور ملک کے عام قانون کو توڑنے لگجاویں۔ تو ہم یہ کسی طرح سے گوارا نہیں کرسکتے جس گورنمنٹ کی عدالتوں کے حکموں کی تعمیل نہ ہوسکے اس گورنمنٹ کی کیا حالت ہوگی؟

"اگر آج کوئی قوم زبردستی کسی خاص قسم کی جائداد پر قبضہ کرتی ہے تو کل کو دوسری قسم کی جائداد پر بھی قبضہ

رنگی ۔ اگر ایسی باتوں کو اب ہی نہ روک لیا جاوے تو
بگاڑ کیسے ہوگا ۔ یہ ہے ہماری حالت کا خلاصہ ۔ اس میں
سی کے ساتھ دشمنی کی کوئی بات نہیں ۔ نہ دبا ڈالنے
کا مطلب ہے ۔ بلکہ کسی اچھی حکومت کو قائم رکھنے کی موٹی
موٹی اور لازمی باتیں ہیں ۔ خواہ کوئی بھی گورنمنٹ ہو ۔
اس کو یہ طریقہ ضرور اختیار کرنا پڑیگا ۔

" آپ بھی ہماری طرح چاہتے ہیں کہ یہ مشکل حل ہو
جاوے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت بھولے بھالے اور
بھلے لوگ ایسے رستہ پر لیجائے جا رہے ہیں جس میں
خطرہ اور نقصان نظر آرہا ہے ۔ بلکہ آپ کا تو اس
معاملہ میں گورنمنٹ سے بھی بڑھکر تعلق ہے کیونکہ
آپ کی اپنی قوم کی ہر قسم کی ترقی میں رکاوٹ پیدا
ہو جانے کا خطرہ ہے ۔ سرکار کی دقت تو صرف
اتنی ہے کہ اُسے صوبہ کی تین بڑی قوموں میں سے
ایک قوم کے ایک گروہ کی وجہ سے کُل صوبہ کے صرف
ضلعوں میں امن وامان قایم رکھنے کے متعلق کچھ
تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے ۔

" جو لوگ اس شورش کو پھیلا رہے ہیں ۔ اُن کی
بڑی بھاری غلطی ہوگی ۔ اگر وہ اب بھی پہلے کی طرح
خیال کریں کہ وہ گورنمنٹ کو تنگ کرنے میں موجودہ حد
سے بڑھ سکتے ہیں ۔ آپ اسکا علاج تلاش کر رہے ہیں
اور ہمارا بھی فرض ہے کہ آپ کی قوم کی اس معاملہ میں
مدد کریں ۔ کیونکہ اس قوم سے ہمارے پرانے اور گہرے
تعلقات ہیں ۔

" میں اب سارے سکھوں کے متعلق ذکر کرتا ہوں
نہ کہ ان کے کسی خاص گروہ کے متعلق ۔ تمام سکھ یہ چاہتے
ہیں ۔ کہ وہ اپنے تمام گوردوارے حاصل کرلیں ۔ اب تک
ایسے تمام جھگڑوں کا فیصلہ دیوانی قانون کے مطابق
ہوتا رہا ہے اور ہم اس قانون کو برقرار رکھنا چاہتے
ہیں ۔ اور رکھیں گے ۔ اگر دیوانی عدالتیں کسی شخص
کے حق میں آخری فیصلہ کریں کہ اُسے کسی مذہبی مقام
یا وقف کی جائداد پر حق حاصل ہے ۔ تو خواہ ہماری
ذاتی رائے یا ہمدردی کچھ ہی ہو ۔ اور خواہ ڈگری دار
کوئی ہی ہو ۔ ہم کو ایسی ڈگری کی اجراء کرانی پڑے گی
خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہی ہو ۔ اگر عدالتیں کوئی رسیور مقرر
کریں تو اس کو بحال رکھنا ہمارا فرض ہوگا ۔ میں اپنا
فرض سمجھتا ہوں کہ ننکانہ صاحب اور گورو کے باغ کے
متعلق نئے واقعات کو مدنظر رکھکر ان حالات کو صاف طور
پر ظاہر کردوں ۔ ہم خود ایسے جھگڑے کھڑے نہیں کرتے
اگر کوئی شخص اپیل کرتا ہے ۔ تو ہم معاملہ عدالت کے
سپرد کر دیتے ہیں ۔ لیکن ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے ۔ کہ کوئی
جماعت یا گروہ ہماری عدالت کے حکموں کو کسی بہانہ سے
بھی توڑے ۔

" اس کے بعد سکھ قوم اگر خیال کرتی ہے کہ نتیجہ
اچھا نہیں نکلیگا ۔ تو علاج صرف ایک ہی ہے ۔ وہ یہ کہ
موجودہ قانون کو تبدیل کرادیا جاوے ۔ ہم نے یہ علاج
پہلے بھی آپکے سامنے پیش کیا تھا ۔ اور اب پھر پیش
کرتے ہیں ۔ ہم کسی صورت میں دوسروں کی حق تلفی
اور خلاف قانون کارروائی کے حامی نہیں بنیں گے ۔
لیکن اگر آپ اس بات کا خیال رکھکر کہ دوسروں کی
حق تلفی نہ ہو ۔ اپنے گوردواروں اور وقف کی جائدادوں
کو اپنے قبضہ میں لانے کے لئے کوئی مناسب قانون
بنوانا چاہیں تو ہم آپکی مدد کریں گے ۔ یہ غلط بیان کیا
جاتا ہے کہ ہماری موجودہ پالیسی سکھوں میں نفاق
ڈلوانے اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے خلاف
کھڑا کرنے کی ہے ۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ تمام
سکھ صرف برابر اور پورا حصہ لیں ۔ اور جو طریقے میں نے
ابھی بیان کئے ہیں ۔ ان کے مطابق عمل کرکے اس
کام کے پورا کرنے کی کوشش کریں " ؂

فسادِ کوہاٹ

کوہاٹ میں بہت سخت فساد ہوا ہے اور جیسا کہ کچھ
عرصہ سے ہو رہا ہے ۔ یہاں بھی ہندو سنگٹھنیوں نے ہی
ابتدا کرتے ہوئے بہت زور دکھایا ہے جیسے کئی
ہندو معاصر فخریہ لکھ رہے ہیں کہ تھوڑے ہونے کے
باوصف ہندوؤں نے کمال بہادری سے کام لیا ہے
فساد ۹ سے شروع ہوکر قدرے وقفہ کے بعد ۱۰ ستمبر
تک رہا ۔ بلحاظ ضرورت نہ صرف مزید پولیس بلکہ کچھ
فوج بھی منگائی گئی ۔ ۱۰ کی سہ پہر کو فساد فرو ہوگیا ۔ اسی
۱۰ ۔ تاریخ کے سرکاری بیان کے مطابق پندرہ مقتول
ہیں ۔ جن میں مسلمان زیادہ ہیں ۔ شورش پسند اور بدنیت
لوگوں نے موقعہ کو غنیمت جان کر جابجا آگ لگانا شروع
کر دی ۔ صدر بازار کا بہت سا حصہ اور ہندوؤں کا ایک محلہ
جل گیا ۔ حکام نے تو قلیل آبادی کے لوگوں کو بچانے کی
کوشش کی ۔ مگر انہوں نے بے تحاشا فائر کرنے شروع
کردیئے ۔ جس سے کئی آدمی بلاتمیز مذہب وملت زخمی ہوئے
حتی کہ کئی باوردی پولیس افسر بھی زخمی ہوئے ۔ اطمینان کی بات
ہے کہ بیرونی قبائل ہر طرح سے باامن رہے ۔ اور انہوں
نے صاحب ڈپٹی کمشنر کی اس اپیل پر کما حقہ عمل کیا
کہ وہ شہر میں داخل نہ ہوں ۔ بدذیل مقامی لوگوں نے
ہی لوٹ بھی مچائی ۔ اور فساد بھی بڑھایا ۔ بنائے فساد
ہندوؤں کا ایک ایسا دلآزار رسالہ نکالنا ہے جس میں
اماکن مقدسہ کی توہین وتذلیل تھی ۔ نتیجہ یہ کہ سرکاری
تحقیقات فساد کی زیادہ داری ہندوؤں کے سر ڈالتی
ہے ۔ اب امن ہے ؂

انجمن حمایت اسلام لاہور کا انتالیسواں سالانہ اجلاس

۲۹ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ اکتوبر کو انجمن اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی
دروازہ کی عالی شان عمارت میں منعقد ہوگا ۔ جس میں قوم
و ملک کے بہترین خطیب واعظین شعراء اور مقررین اپنے
کلام و بیان سے حاضرین کو مستفیض فرمادیں گے ۔ ہر
سالانہ جلسہ کی آمد سے انجمن کی آمد میں یک گونہ امداد
حاصل ہو جاتی ہے لہذا جلسے کی آمد کو بڑھانے کی خاطر
خیرخواہان انجمن کو ٹکٹ خریدنے ہوں گے جنکی قیمت
حسب ذیل ہوگی :-

درجہ اول	پلیٹ فارم	عہ
‹ دوم	کرسی	[illegible]
‹ سوم	فرش	مفت

‹ چہارم اخبار نویس اور غیر مسلم حضرات کو ایک مقررہ تعداد
تک بلاقیمت ٹکٹ دیئے جائیں گے بشرطیکہ ان
ٹکٹوں کا ۱۵ اکتوبر تک مطالبہ کیا جائے ۔ خواہشمند
اصحاب کو چاہئے کہ جلد دفتر انجمن سے ٹکٹ داخلہ
حسب خواہش طلب فرمالیں ۔ بیرونجات سے تشریف
لانیوالے حضرات کے قیام کا انتظام انجمن کیطرف سے
ہوگا مگر کھانا قیمتاً ملیگا ۔ ٹکٹ خریدنے وروپے بھیجنے کا پتہ
دعبدالعزیز وغلام محی الدین سیکرٹریان انجمن حمایت اسلام لاہور

ایک غیر مقلد کا پُرفریب وعظ

اور اُس کا مختصر جواب

گذشتہ سے پیوستہ (نمبر ۲)

(۳۰) آنحضورؐ کے روضہ کے سامنے تعظیم کیلئے کھڑا ہونا شرک ہے۔

ثبوت نام مصنف کتاب وتعداد سطر وصفحات کیلئے دیکھو کتاب "اباطیل وہابیہ" مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر۔

بابی انت یارسول اللہ اب تو جام صبر وتحمل لبریز ہوگیا

ع المدد اے شاہ شاہاں المدد

مولا تعالیٰ! تو احکم الحاکمین ہے غیب سے استیصال غیر مقلدین کا کوئی خاص سبب پیدا کردے ورنہ تیری پیاری مخلوق اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمتِ مرحومہ کو گمراہ کر ڈالیں گے۔ دوستو! آپ حضرات نے فاضل بزرگ سردار اہل حدیث جن کے سبب سے نظام اسلام قائم ہے۔ اور ان کے پیشواؤں کا حال تو سُن چکے۔ کہ ان جعلی عاملانِ بالحدیث کو کیسی کچھ گہری محبت اور الفت خاص حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اب مَیں ایک بہت بڑے فاضل بزرگ مقدس نامہ نگار فرشتہ صورت محبہ حدیث شریف نومسلم بنارسی کی پاک ہستی کو آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ کہ اس محبہ احادیث شریفیہ کو ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالےٰ اجمعین خصوصًا ہمارے آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبیب اور ہمارے سرتاج سیدنا امام الائمہ سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کسقدر حُسن عقیدت ہے جس کا انصاف آپ حضرات کے ہاتھوں ہے۔ بہرکیف وہ بنارسی حدیث کا پُتلا اپنی کتاب "الجرح علی ابی حنیفہ" میں کیا لکھتا ہے۔ مسلمانو! سُننے کیلئے ذرا گھر سے پتھر کا دل بھی لیتے آنا۔ خرافات بنارسی علیہ ما علیہ یہ ہیں نمبروار ملاحظہ ہوں:۔

(۱) آپنے قرآن وحدیث بالکل نہیں پڑھا (۲) آپکو علم تاریخ وتفسیر مطلق نہ تہا (۳) آپ کے خیالات مانند شیخ چلی کے تھے۔ (۴) ابوحنیفہ سے ایک حجام بہتر تھا۔ (۵) ابوحنیفہ کو نحو وغیرہ سے بالکل مس نہ تہا (۶) ابوحنیفہ کی فقہ بے علمی کی فقہ تھی (۷) ابوحنیفہ علم حدیث میں ایسے کورے تھے کہ ان کو ایک حدیث بھی نہ ملی (۸) ابوحنیفہ ضعیف ان کے کل استاد وکل شاگرد ضعیف۔ (۹) ابوحنیفہ مرجیہ جہمیہ زندیق تھے۔ اور مرجیہ اسلام سے خارج ہیں لہذا حنفی بھی اسلام سے خارج ہیں۔ (۱۰) ابوحنیفہ کوفی ہے اور کوفہ والوں کی حدیث بے نور ہے۔ (۱۱) ابوحنیفہ نے شرک کی جڑ قائم کی لہذا وہ مشرک ٹھیرے (۱۲) ابوحنیفہ کا طریقہ صحیح خلاف قرآن ہے (۱۳) ابوحنیفہ مجتہد نہ تھے (۱۴) ابوحنیفہ شیطان کا سنگ تھا (۱۵) ابوحنیفہ باغی تھا بغاوت میں ہی مرگیا۔ (۱۶) ابوحنیفہ سے بڑھکر مسلمانوں میں کوئی رذیل اور منحوس نہیں گذرا! نیز ذلک من الخرافات الشیطانیۃ۔

برادرانِ احناف! حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی وہ مقدس اور پاک ذات ہے جس پر خود سرکار رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر ومباہات فرماتے ہیں ملاحظہ ہو:

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفۃ من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی

کذا فی التقدمہ شرح مقدمہ ابی اللیث

یعنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام انبیاء مجھ سے فخر کرتے ہیں اور مَیں ابوحنیفہ سے فخر کرتا ہوں پس تحقیق جس نے ان کو دوست رکھا وہ مجھکو دوست رکھتا ہے اور جس نے ان کو دشمن جانا وہ مجھکو دشمن جانتا ہے۔" (از کتاب دوگانہ حصہ دوم صفحہ ۱۹۶ مؤلفہ مولانا محمد ناصر الدین خانصاحب پشاوری عم فیضہ)

اور چونکہ اس غیر مقلد وہابی میرٹھی نامہ نگار نے اپنے قول کی تائید میں کوئی ثبوت اور شہادت نہیں پیش کیا لہذا اس کا کوئی قول قابل اعتبار نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ اس میرٹھی نامہ نگار کا غیرت مند دل اس کفریات کو جو اس کے بزرگوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے دیکھکر نہیں تھراتا۔ اس کا بدن نہیں کانپتا۔ اس کی پاک روح نہیں لرزتی۔ اور غیر مقلدین عاملین بالحدیث متبع خدا ورسول کی روشن قبروں میں دہواں نہیں اٹھتا افسوس میرے عزیز دوستو! آپ حضرات کو ان غیر مقلدین مخالفین اسلام اور جعلی اور دہوکہ باز اور مفتری عاملان بالحدیث کی ہوا سے بھی بچنا چاہیئے۔ ورنہ آپ کے دین و ایمان کو تباہ وبرباد کردیں گے۔ میرے حنفی بھائیو! اس ظالم قوم غیر مقلدین بے دین وہابی نجدیوں سے آپ لوگوں کو بچنا چاہیئے۔ اور ان گمراہوں اور گستاخوں کے قریب تک نہ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ یعنی ظالموں کی طرف مت جھکو کہ وہ تم کو آگ میں جھونک دیں گے۔" اور بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین یعنی اگر تجھکو شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔" اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی لوگو ایسوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں تمہیں گمراہ کردیں اور وہ کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔" اور بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم

یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کیساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے پاس مت بیٹھو ان سے رشتہ داری مت کرو وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ۔ مرجائیں تو جنازہ مت پڑھو۔ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کیساتھ نماز پڑھو۔" ابن حبان طبرانی وغیرہ کی حدیث ہے۔

دوستو! اگر غیر مقلد قرآن پاک کی آیت اور حدیث ہی کیوں نہ پڑھ پڑھ کر سنائیں جب بھی ان کے قریب جانا سخت گناہ ہے۔ بزرگوں نے ایسے بدمذہبوں اور لامذہبوں کی زبانی قرآن وحدیث کا سُننا بھی گناہ سمجھا ہے سنئے حضرت امام محمد بن سیرین شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے۔ عرض کی کہ کچھ آیات کلام اللہ آپکو سنائیں فرمایا مَیں سُننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنائیں فرمایا میں سُننا نہیں چاہتا انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا تم دونوں اٹھ جاؤ یا مَیں اٹھ جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب وخاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام آپکا کیا حرج تہا۔ اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سنالیتے۔ فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ وہ کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہوجاؤں۔" اللہ اکبر جل جلالہ۔ ایسے ایسے جلیل القدر اماموں کو یہ خوف تہا اور ایک ہم لوگ ہیں کہ غیر مقلدین ملحدین کے پُرفریب وعظوں اور جلسوں میں جہاں بجز دہوکا اور فریب دہی کے کوئی دوسرا کام ہی نہیں

ہونا شریک ہونا کارِ ثواب خیال کرتے ہیں۔ برادرانِ احناف! خبردار۔ خبردار ہوشیار باشید دین و ایمان کی سلامتی غیر مقلدین وہابی نجدیوں سے بالکل الگ ہی رہنے میں ہے دیکھو کتاب الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ ربّ العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں سب ایماندار مسلمانوں کو عموماً اور برادرانِ کو خصوصاً ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی صحبت بد اوران کے پرفریب وعظوں اور پُر مکر جلسوں میں نہ جانے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین بحق حبیبک صلے اللہ علیہ وسلم۔

(مرسلہ ابوالمحامد احمد علی حنفی سنی اعظمگڈھی)

الدعا بین الخطبتین!

۵۔ فروری ۱۹۳۲ء کے الفقیہ میں میں نے ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا کہ بین الخطبتین ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا درست ہے۔ اس پر مولوی سید محمد حسین صاحب و مولانا سلطان احمد صاحب کی طرف سے اعتراض ہوا۔ جو ۲۰۔ مئی کے پرچہ میں شائع ہوا۔ چونکہ میرے فتوے میں کاتب کی غلطی سے کچھ الفاظ زائد لکھے گئے تھے۔ اسپر الفقیہ نے یہ سمجھکر کہ شاید یہی الفاظ باعث اعتراض ہوئے ہوں، متنبہ کردیا۔ کہ مولوی صاحب کے مولوی صاحب کے اصل مسودہ میں یہ الفاظ نہیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا کہ اگر آپ کو (یعنی سید محمد حسین صاحب کو) اس کے جواز میں ہی کلام ہے تو بیشک لکھو آپ کا مضمون درج کردیا جائیگا۔ اسی طرح مولانا سلطان احمد صاحب کو بھی الفقیہ نے لکھدیا کہ جس روایت میں لفظ قبح موجود ہو وہ ضرور لکھو تاکہ درج اخبار ہو۔ میں الفقیہ کے اس نوٹ کو پڑھکر منتظر رہا۔ کہ اگر معترض صاحب کو نفس جواز میں کلام ہوگا۔ تو حسب وعدہ نیز الفقیہ کے مطالبہ پر ضرور عدم جواز پر کچھ لکھیں گے۔ چونکہ ایک عرصہ تک معترض صاحب کی طرف سے خاموشی رہی تو مولانا غلام مصطفٰے صاحب نے ۱۴۔ اگست کے پرچہ میں اس وعدہ کو یاد دلایا۔ اس اثنا میں مکرمی ومخلصی حضرت مولانا ابورشید محمد عبدالعزیز مزنگوی نے فقیر کی تائید میں کتاب مفتاح الصلوۃ سے ایک حوالہ نقل کیا جو معترض صاحب کو باعث تسلی نہ ہوا۔

اب فقیر اس مسئلہ میں اپنی تحقیق عرض کرتا ہے کہ جلسہ بین الخطبتین میں دعا مانگنے اور اس دعا میں ہاتھ اٹھانے کی ممانعت میں کوئی دلیل میری نظر میں نہیں گذری چونکہ شریعت نے جن احکام کو عام اور مطلق رکھا ہے کسی ہیئت اور وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ ان کو جس طرح ہم ادا کریں درست ہے۔ تاوقتیکہ اس خاص شکل کی ممانعت شرع میں نہ وارد ہو۔ اُسے منع نہیں کہا جاتا اس لئے فقیر نے اس دعا کے جواز کا فتوےٰ دیا پس اگر کسی صاحب کے پاس دلیل منع ہو تو مہربانی فرماکر بیان کرے۔ انشاء اللہ ہمیں برخلاف نہ پائیگا۔ ودونہ خرط القتاد۔

ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابویوسف و امام محمد رحمہما اللہ بعد خروج امام قبل از خطبہ اور بعد اختتام خطبہ قبل از نماز کلام ونماز و ذکر وغیرہ سے منع نہیں فرماتے۔ بلکہ عین خطبہ کی حالت میں سامعین کو جی میں درود پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ تو جلوس بین الخطبتین کے وقت بھی کلام وغیرہ سے منع نہیں فرماتے۔ اور وقت خطبہ قرآن شریف کا پڑھنا یا کتب فقہ کا مطالعہ کرنا بعض مشائخ کے نزدیک مکروہ اور بعض کے نزدیک لاباس بہ ہے۔ بلکہ نماز قضا کا ادا کرنا یا کسی خطرناک وقوعہ سے مثلاً بچھو یا سانپ نظر آئے تو خبر کردینا یا کسی نابینا کی آگے کنواں ہے اور خوف ہے اگر نہ روکا گیا تو اس میں گریگا اُس کو خبر کردینا۔ فقہاء علیہم الرحمۃ عین خطبہ کے وقت جائز لکھتے ہیں۔ پس جلوس مابین الخطبتین کہ وقت سکوت من الخطبہ ہے اگر اس وقت کوئی دل میں یا زبان سے یا ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے تو کس حکم کی مخالفت لازم آتی ہے اسوقت خطبہ شروع نہیں کہ استماع و انصات لازم ہو۔

جو حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جلسہ میں کوئی کلام نہ کرتے۔ علامہ علی قاری مرقاۃ میں اس کی شرح میں فرماتے ہیں ولا یتکلم ای حال جلوسہ بغیر الذکر او الدعاء او القراءۃ سرا۔ یعنی حضور علیہ السلام بین خطبتین جلسہ میں سوائے ذکر یا دعا یا قرائت آہستہ کے اور کوئی کلام نہ کرتے!

علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری جزء رابع صفحہ ۴۹ میں لکھتے ہیں والمستفید من هذا ان حال الجلوس بین الخطبتین لا کلام فیہ لکن لیس فیہ نفی ان یذکر اللہ او یدعوہ سرا۔ یعنی اس حدیث سے مستفاد ہوا۔ کہ جلوس بین الخطبتین کے وقت کوئی کلام نہیں لیکن اس میں آہستہ دعا یا ذکر کی نفی نہیں ہے۔

شیخ عبدالحی لکھنوی نے فتاوٰی جلد دوم میں جلسہ بین الخطبتین میں مطلق ذکر کو امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک مکروہ لکھا ہے اور بحوالہ کافی اسوقت کراہت کلام نقل کرکے پھر بحوالہ برجندی کلام سے مطلق کلام مراد لیا۔ خواہ ذکر ہو یا قرآن یا ان کے سوا کچھ اور مگر یہی شیخ عبدالحی اپنے فتاوٰی کے جلد اول صفحہ ۱۹۳ میں جلسہ بین الخطبتین میں آہستہ دعا پڑھنا یا ذکر کرنا درست لکھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ امام ابویوسف علیہ الرحمۃ تو اس جلسہ میں مطلق کلام ذکر ہو یا قرآن یا دعا جائز بلا کراہت فرماتے ہیں۔ البتہ امام صاحب و امام محمد مکروہ فرماتے ہیں علی مانقلہ الشیخ عبدالحی۔ غایۃ مافی الباب اس جلسہ میں طرفین کے نزدیک زبان سے دعا مانگنی مکروہ ہوگا۔ ولا منافاۃ بین الجواز والکراھۃ کسی امر کا مکروہ ہونا اسکے جواز کا منافی نہیں۔ فافہم۔

اور جس نے ہمارے فقہاء علیہم الرحمۃ میں سے اس دعا کو بدعت یا غیر مشروع فرمایا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام سے اس وقت دعا مانگنی منقول نہیں نہ یہ کہ بدعت سیئہ ہے یا ناجائز۔ کیونکہ جس مسئلہ کی اجازت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے پائی جائے اس کو بدعت سیئہ یا حرام یا غیر مشروع کہہ سکتے ہیں۔

حدیث ساعت اجابت جو بروایت ابوموسیٰ اشعری رضی صحیح مسلم میں ہے وہ امام کے جلوس سے فراغ نماز تک ہے، امام نووی نے اسی کو صحیح اور صواب فرمایا۔ درمختار میں بھی اسی کو صحیح لکھا گیا ہے۔ ملا علی قاری نے اس حدیث میں جلوس امام سے جلوس مابین الخطبتین یا جلوس علی المنبر قبل الخطبہ مراد لیا ہے۔ اور طیبی نے بعض شراح مصابیح سے ساعت اجابت بوقت جلوس مابین الخطبتین لکھا ہے۔ بہرحال یہ وقت ساعات اجابت میں سے ہے۔ اس لئے اس وقت جی میں دعا مانگنا تو شاید مانعین کے نزدیک بھی جائز ہوگا کیونکہ عین خطبہ کی حالت میں دل میں دعا مانگنا علی قاری نے مرقاۃ میں اور حموی نے شرح اشباہ میں جائز لکھا ہے۔ تو اس وقت جبکہ خطیب خاموش بیٹھتا ہے بطریق اولےٰ جائز ہونا چاہیئے لیکن اسوقت زبان سے دعا مانگنا امام ابویوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک تو بلاکراہت جائز ہے اور امام ابوحنیفہ و امام محمد کے نزدیک مکروہ اور جیسے گذرا کہ

کراہت اور جواز میں منافات نہیں۔ فثبت بحمد اللہ ان الدعاء بین الخطبتین جائز بلا کراہۃ عند ابی یوسف و مع الکراہۃ عند الامام۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

(ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

تراجم صحاح ستہ

مکرمی حاجی نصیر الدین صاحب نے جو کتب حدیث کے اردو تراجم کی طرف علمائے احناف کو توجہ دلائی ہے۔ نہایت ہی مفید اور ضروری ہے۔ حیرانی ہے کہ علمائے احناف میں سے چوٹی کے عالم دنیا میں موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ نہیں کرتے صحاح کا ترجمہ غیر مقلدین نے کیا۔ موطا امام محمد و آثار امام محمد کا ترجمہ بھی کیا تو یہی غیر مقلدین نے۔ شرح معانی الآثار کا ترجمہ بھی جس شرح و بسط کیساتھ مناسب تھا کسی حنفی عالم نے نہیں کیا۔ بلکہ قرآن مجید کے تراجم و حواشی بھی آجکل اکثر غیر مقلدین کے نظر آتے ہیں۔ ہم سوائے اس کے اور کچھ کہہ نہیں سکتے کہ طبقہ علماء شاید اس لئے ادھر توجہ نہیں فرماتے کہ امراء حنفیہ اس کی اشاعت میں حصہ نہیں لیتے مذہب کی اشاعت میں ان کو پیسہ خرچ کرنا شاید ان کے نزدیک ممنوع ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ ہم نے جب کوئی رسالہ مذہب کی تائید میں چھپوایا تو بجائے اس کے کہ حنفیہ کرام خرید کرتے یا خرید کر کے مفت غرباء میں تقسیم کرتے اور ہمیں کسی دوسرے رسالہ کی اشاعت میں مدد ملتی۔ مفت بھی لیکر نہیں پڑھتے اور نہیں سنتے۔ اپنے آپکو اہل حق سمجھکر کچھ ایسے مست ہو رہے ہیں کہ پتہ ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے چھوٹے چھوٹے بے علم غیر مقلد یا شیعہ یا مرزائی جماعت حنفیہ کے سن رسیدہ بزرگ کو مسائل میں بات نہیں کرنے دیتے۔ اگر کسی غیر مقلد یا شیعہ یا مرزائی سے بات چیت کا موقعہ پیش آجائے تو ہماری جماعت کے عوام اتنی بھی لیاقت نہیں رکھتے کہ اس کا جواب دیکر مخالف کی تسلی کر سکیں۔ یا تو خاموش ہو جاتے ہیں یا مخالف کی بات کو مان لیتے ہیں۔ یا اگر کوئی عقیدہ میں ذرا پکا ہوا۔ تو دوڑتا ہوا مولوی کے پاس آگیا۔ کہ فلاں یہ اعتراض کرتا ہے اس کا کیا جواب ہے۔ افسوس کہ غیر مذاہب کا بچہ بچہ بھی اپنے مذہب کی واقفیت رکھے اور ہم اہل حق ہو کر ایسے ناواقف۔

ایک اخبار الفقیہ کو دیکھو کہ آجتک اس کی اشاعت حسب منشاء نہیں ہوئی۔ عموماً ہر پرچہ میں ایڈیٹر کو اسکی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب ایڈیٹر الفقیہ کو جزائے خیر دے۔ کہ وہ باوجود سخت مشکلات کے کہ ان کو بسبب قلت خریداران و کمی سرمایہ پیش آرہی ہیں محض مذہب کی محبت کے سبب اس کام کو نباہ رہے ہیں۔ پھر آپ ہی انصاف فرمائیں کہ اگر کوئی شخص اشاعت مذہب کو اپنے ذمہ لیکر اس اہم کام کا بیڑا اٹھائے تو حنفیہ میں سے کوئی ہے جو اس کا ہاتھ بٹائے۔

ہمارے قصبہ کوٹلی لوہاراں میں سب مسلمان حنفی مذہب رکھتے ہیں۔ بجز معدودے چند آدمیوں کے کہ وہ احناف کی چوتھائی بھی نہیں پھر بھی اخبار اہل حدیث کے پانچ چھ پرچے یہاں آتے ہیں۔ لیکن الفقیہ صرف ایک میرے نام اور وہ بھی ایڈیٹر صاحب کی عنایت سے مفت۔ تو فرمائیے کہ کوئی کام شروع کرے تو کس بھروسہ پر۔

عرصہ ہوا کہ میں نے مشکوٰۃ کا پنجابی ترجمہ قریباً نصف تیار کیا۔ مگر اسکی کوئی صورت اشاعت کی نظر نہ آئی۔ آگے لکھنے کا حوصلہ نہ پڑا۔ فاتحہ خلف الامام میں ایک مبسوط رسالہ عربی مع ترجمہ اردو اس زور سے لکھا ہوا تیار ہے کہ اس سے پہلے کوئی رسالہ میری نظر میں نہیں گذرا۔ اسی طرح مفقود الخبر کی زوجہ کے نکاح کے عدم جواز میں ایک اردو رسالہ اور ایک رسالہ مرزائیت کی تردید میں ایک رسالہ تحقیق الکلام کے جواب میں۔ ایک رسالہ صداقت مذہب حنفی میں ایک رسالہ نماز حنفی کے بیان میں جس میں شروع سے اخیر تک نماز کے ہر ایک کام کو مدلل بیان کیا گیا ہے تیار ہے مگر کوئی صورت ان کے طبع ہونے کی نظر نہیں آتی۔ شاید حق سبحانہٗ و تعالیٰ آئندہ کوئی صورت پیدا کردے۔

میں حاجی نصیر الدین صاحب کی اس تحریک کی تائید کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ میں سب سے پہلے موطا امام محمد کا ترجمہ شروع کرتا ہوں۔ پھر اگر زندگی نے وفا کی تو آثار امام محمد کا ترجمہ لکھونگا۔ پھر صحاح میں سے جس کتاب کا ترجمہ احباب فرمائیں گے۔ میں انشاء اللہ لکھنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ اس کی طبع کا بار امراء احناف اپنے ذمہ لیں۔ والسلام

(ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں)

اعلیحضرت امیر کابل ادام اللہ ملکہ کا شریعت پر عمل

اور

ایک مرزائی قادیانی مرتد کا رجم و قتل

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری)

بے حکم شرع آب خوردن خطاست

اگر خوں بفتویٰ بریزی رواست (سعدی)

دنیائے اسلام میں ایک نہایت اور غایت درجہ کا اظہار خوشی اور تحسین و آفرین کی صدا ہر گوشہ ملک سے آرہی ہے جب سے کہ اخبار روزانہ زمیندار لاہور نے یہ خبر شائع فرمائی ہے کہ مولوی نعمت اللہ خان مرزائی مرتد کو بموجب حکم قرآن شریف و حدیث شریف کابل میں رجم (سنگسار) کیا گیا۔ چونکہ اعلیٰ حضرت امیر دولت افغانستان کابل دام ملکہ و حشمتہ کا یہ فعل و عمل حسب ہدایت شریعت اور اتفاق [illegible] کرام عرب و عجم مرتد شخص کی سزا میں بلاشبہ عین حق و صواب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اعلیٰ حضرت امیر کابل مدظلہ العالی کو تا دیر سلامت باکرامت رکھے ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔ آمین ثم آمین۔

تاریخ رجم

ارتداد پیمبر پنجاب!
شد مسلم بنزد اہل یقین
سنگساری برائے مرزائی
گشتہ جاری بحکم شرع مبین
بہر تاریخ رجم او گفتم!
نعمت اللہ شد رجیم سمین

راقم فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لودہیانہ

ارتداد الوہابیین کے متعلق رائے

اما بعد فقیر نے کتاب لاجواب مسمے "ارتداد الوہابیین فی جواب اہل الذکر و تکفیر المبتدعین" مصنفہ حضرت علامہ مولوی ابو المحامد احمد علی صاحب حنفی [illegible] ہی کو ابتدا

سے اخیر تک دیکھا۔ فاضل مصنف نے اپنے مضمون کتاب کو اسم بامسمّٰی ثابت کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عقاید وہابیہ نجدیہ الحاد و ارتداد سے بھی تجاوز کر چکے ہیں پھر کوئی وجہ نہیں کہ علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً و دیگر بلاد کے قابل عمل نہ ہوں۔ اکثر جہلا کی جہالت اور علمی کی حالت انہیں محسوس ہونے سے مانع ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا حکم اما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین اور آنحضرت شافع امت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فایاکم وایاہم الحدیث ان لوگوں سے بالکل مقاطعہ کرنے کا ارشاد لازم الانقیاد ہے۔ اسی لئے حضرت مصنف نے علاوہ دیگر دلائل کے فیصلہ جات عدالتہائے دیوانی اور فوجداری کو بھی بڑی سے شامل کر دیا ہے۔ میرے خیال میں یہ رسالہ یا کتاب مقلدین اہل سنت والجماعت احناف کیلئے نہایت مفید اور مستفیض ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ فاضل مصنف کو بطفیل حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جزائے خیر دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(راقم فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سُنّی حنفی نقشبندی مجدّدی مقیم لودھیانہ)

آریوں کی حیا سوز اور شرمناک حرکت

شُدھی اور سنگھٹن کے حیرت انگیز کارنامے

ایک نومسلمہ عورت کا مسلمان کے گھر سے جبراً نکال لے جانا

مورخہ ۲۹۔ اگست ۲۳ء کا واقعہ ہے کہ ایک شخص مسمی محمد علی ساکن آگرہ محلہ راولی کے پاس ایک نومسلمہ عورت اتفاقیہ آئی۔ جسکی عمر تقریباً ۲۵ سال ہوگی۔ اس نے اپنی بیکسی اور مسافرت کی تکالیف بھوک پیاس کی شکایت بیان کی۔ اور کہا کہ میں اجمیر شریف کی رہنے والی ہوں۔ سابقہ مذہب میرا ہندو۔ نام میرا گلاب سنگھ تھا۔ میں بیمار ہوگئی تھی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف میں جاکر دعا کی۔ ان کی برکت و دعا سے مالک نے شفا بخشی۔ میں نے اسلام کو سچا جانکر ایک سال سے اسلام قبول کیا ہوا ہے اسلامی نام میرا اللہ رکھی ہے۔ میرا خاوند مرگیا ہے۔ محمد علی صاحب جو ایک ضعیف العمر دیندار شخص ہے۔ اس نے اس نومسلمہ عورت کی بیکسی پر رحم کھاکر اپنی دکان سے کچھ کھانے کو دیا۔ ادہر اُدہر سے کچھ آدمی آگئے جس سے وہ نومسلمہ حیا کرنے لگی۔ اور اس نے زنانہ مکان میں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے محمد علی نے اس کو اپنے مکان پر اپنی بیوی کے پاس پہنچا دیا۔

راولی محلہ میں صرف پانچ چھ گھر مسلمانوں کے ہیں باقی سب اہل ہنود ہیں۔ محلہ میں اُس نومسلمہ کے آنیکا چرچا ہوا۔ نوبت باینجا رسید کہ قریب آٹھ بجے رات کے ایک ہندو سپاہی مسمی رام سنگھ اس عورت کو اور محمد علی کو تھانہ رکاب گنج لے گیا۔ تھانہ والوں نے اُس عورت اور محمد علی کے بیانات قلمبند کرلئے اور دونوں کو واپس کر دیا۔

مسمات مذکورہ نے سرائے میں جانے کی نسبت محمد علی صاحب کے مکان پر جانے کو باغنیمت سمجھا کہ اس کو ایک نیک مسافر نواز شخص حسن اتفاق سے ملگیا تھا۔ وہ اُسی کے ساتھ مکان پر چلی گئی۔ مگر سپاہی صاحب بھی ساتھ ساتھ ہی پیچھے لگے رہے۔ مکان پر جانے کے کچھ دیر بعد چالیس پچاس اہل ہنود جس میں آریہ لوگ اور اہل محلہ بھی شامل تھے۔ محمد علی غریب کے مکان پر چڑھ آئے۔ اور کسی بہانہ سے کواڑ کھلوا کر سات آٹھ آدمی مکان کے اندر گھس گئے باقی پیچھے کھڑے رہے اور اُس نومسلمہ کو جبراً باہر نکال لائے۔ نومسلمہ نے ہرچند کہا کہ میں ایک سال سے مسلمان ہوچکی ہوئی ہوں۔ میں نہیں جاؤنگی۔ اور ہندو دہرم قبول نہیں کرونگی۔ اور بیچارا محمد علی بھی ہرچند کہتا رہا کہ یہ مسلمان ہے۔ اس کو کیوں لیجاتے ہو۔ مگر کسی نے بھی ایک نہ سنی۔ اور اوس محلہ کے ایک شخص مسمی سوہنا ولائتی کے تانگے میں بٹھا کر جبراً لیگئے اوّل موتی کٹڑہ آگرہ جہاں آریوں کا مرکز ہے لیگئے۔ وہاں سے محلہ ابی تہان کے ایک کمرہ میں پہنچا دیا۔ جیسا کہ تانگہ والا نے تعداد میں بیان کیا ہے اور محمد علی نے اپنا حلفیہ بیان کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ وہاں پہونچ کر آریوں نے اس نومسلمہ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

رات کو ایک بجے کے قریب چند صاحبان اہل رکاب گنج حافظ عبد المجید صاحب و میاں سراج صاحب وغیرہ کے ہمراہ مولانا سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری و خاکسار حفیظ الدین ناظم خدام الصوفیہ کو بھی تھانہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ عارف صاحب نے ٹیلیفون کے ذریعہ کوتوال صاحب کو بُلا لیا تھا۔ ہر دو افسران پولیس نے رات ہی سے تفتیش شروع کر دی ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ بہرحال موجودہ صورت میں اہل ہنود کا غریب محمد علی کے مکان پر چڑھائی کرکے اور اندر گھس کر ایک نومسلمہ عورت کا جبراً نکال لیجانا کس قدر دلیری اور سینہ زوری ہے۔ جو انسانی تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہے۔ اور دنیا کے جملہ مذاہب کے نزدیک ایک بدترین نمونہ ہے۔ جو شدھی اور سنگھٹن کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اہل ہنود کا مسلمانوں کے ساتھ اسی طرح پر سلوک رہا تو مسلمانوں کی عزت و حرمت کا خدا حافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے شریفوں سے مسلمانوں کو محفوظ و امن و امان میں رکھے۔ آمین۔

(العارض حفیظ الدین رونگی ناظم انجمن خدام الصوفیہ دفتر آگرہ رکاب گنج)

التقریظات

"جماعت"

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ زیر سرپرستی عالیجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دام برکاتہم جاری ہوا ہے۔ اس رسالہ کے نام میں دو رعائتیں رکھی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسالہ فرقہ اہل سنت وجماعت کا آرگن ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ رسالہ حضرت قبلہ عالم علی پوری دام فیوضہم سے تعلق رکھتا ہے۔

ابتک تین نمبر اس کے شائع ہوچکے ہیں جنکو دیکھکر بلا مبالغہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ رسالہ اہلسنت وجماعت کے لئے مفید ہونے کے علاوہ اہل تصوف و روحانیت کا بھی ممد و معاون ہے۔ شریعت و طریقت کے مجموعہ کی

باعث مجمع البحرین ہے۔ لائق اہتمام علمائے کرام و صوفیائے عظام کے مضامین سے مزین ہے۔

کتابت، طباعی اور کاغذ کے اعتبار سے اگر بڑے بڑے مشہور ادبی علمی رسالوں سے زیادہ عمدہ نہیں تو یقیناً کم بھی نہیں۔ غرضیکہ ہر حال میں یہ رسالہ شریعت و طریقت کے شیدائیوں کے لئے مفید ہے اور اس قابل ہے کہ اہل سنت و جماعت اور صوفی حضرات اسکی قدر دانی کریں۔ چندہ سالانہ باوصف ان خوبیوں کے صرف تین روپے (عہ)

جناب پیرزادہ محمد عبدالعزیز صاحب مخدومی مالک و اڈیٹر رسالہ جماعت، امرتسر سے طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

"حنیف"

غازی محمود دہرمپال بی۔ اے۔ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ اخباری دنیا میں ان کا مدت سے چرچا ہے۔ لیکن فتنہ ارتداد کے شروع ہونے پر انہوں نے جو تصنیفات کیں۔ ان کے سبب سے وہ ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی مشہور ہو گئے۔

غازی صاحب موصوف نے اس نام کا ایک ماہوار رسالہ جاری کیا ہے۔ جس کے دو نمبر اب تک نکل چکے ہیں۔ پہلا رسالہ ماہ اگست کا ہے۔ اس میں قابل اڈیٹر نے اپنے مقدمہ کی کیفیت لکھی ہے۔ جو رسالہ "کفر توڑ" وغیرہ کی تصنیف پر گورنمنٹ کی طرف سے زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) دائر ہوا تھا۔ اور جس کی نسبت مشہور ہوا تھا کہ اس مقدمہ میں معافی مانگ کر سخت بزدلی کا اظہار کیا ہے۔ غازی موصوف نے اس رسالہ میں اپنا جو ڈیفنس پیش کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہر ایک انصاف پسند اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ غازی صاحب نے جو معافی مانگی وہ کسی پہلو سے بھی نقصان رسان نہیں۔ بلکہ انہوں نے بڑی عقلمندی سے کام لیا۔ جو اس مقدمہ کو نہ چلنے دیا۔ بصورت جواب دہی مقدمہ ممکن تھا۔ کہ علاوہ ان کو سزا ہونے کے انکی قابل قدر تصانیف کے مطالعہ سے لوگ محروم ہو جاتے اور جو عمدہ ترین حربہ انہوں نے مسلمانوں کے ہاتھ میں دیا ہے وہ ضائع ہو جاتا۔ اپنا ڈیفنس پیش کرنے کے بعد انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کیلئے ایک بنیادی پتھر تجویز کیا ہے۔

غازی صاحب کی تحریر، طرز بیان، اور عبارت کی خوبی ایسی اعلےٰ ہے کہ رسالہ ایک دفعہ پڑھنا شروع کیا جاوے تو ختم کرنے کے سوا چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ہر رسالہ کی ۰۰ صفحہ تجویز کیگئی ہے۔ ہر رسالہ اپنے موضوع اور عنوان کے لحاظ سے ایک مستقل کتاب ہے جسکا نام بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے۔

پہلے رسالہ کا نام "ہندو مسلم اتحاد کا بنیادی پتھر" ہے۔ اور رسالہ ۲ کا نام "خنجر بیداد" رکھا گیا ہے۔

غازی صاحب نے اس رسالہ کو جاری کر کے علمی و ادبی رسالوں میں ایک قیمتی اور قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھے ہیں۔

چندہ سالانہ چھ روپیہ (لعہ) ہے جو بمقابلہ عمدگی کے بہت کم ہے۔ صرف ایک رسالہ کے خریدار کے لئے ۱۲ر قیمت مقرر ہے۔

غازی محمود دہرمپال بی۔ اے۔ اڈیٹر رسالہ حنیف لودہیانہ کے پتہ سے خط و کتابت کرنے پر مل سکتا ہے۔

خالص حمیت الاسلام

مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے بچوں کیلئے ایک سلسلہ کتب بنام تعلیم الاسلام تصنیف کیا ہے چونکہ ان کتابوں میں وہابیت دیو بندیت ہے۔ اور بچوں کے لئے اس تعلیم سے وہابیت کی اشاعت کا خطرہ ہے اس لئے علمائے احناف نے اس کی غلطیوں کو ظاہر کیا۔ اسی مطلب کا یہ رسالہ مولانا مولوی قاضی فضل احمد صاحب کورٹ انسپکٹر پنشنر لودہانہ نے تالیف فرمایا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

مصنف ممدوح سے لودہانہ کے پتہ سے مل سکتا ہے۔

ضروری اطلاع

جن حضرات کی خدمت میں رسالہ حنفی کے تین نمبر بطور نمونہ پہونچ چکے ہیں اور انہوں نے خریداری منظور نہیں فرمائی۔ وہ براہ مہربانی ہر سہ نمبر حنفی یا جو ان کے پاس موجود ہوں واپس فرما کر مشکور فرماویں۔ تاکہ دیگر حضرات کو وہی رسالے بھیجکر خریداری رسالہ حنفی کی ترغیب دی جائے۔ تاکید ہے۔

(مینیجر)

کس سے کیا بہتر ہے

(۱) ٹوٹی چارپائی سے چٹائی بہتر ہے (۲) کمینہ کی نوکری سے گدائی بہتر ہے۔ (۳) مقدمات سے صفائی بہتر ہے۔ (۴) ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ (۵) رشوت خوار اہلکاروں سے قصائی بہتر ہے۔ (۶) بیکار سے بیگار بہتر ہے (۷) ظالم خاوند سے رنڈاپا بہتر ہے (۸) برے پڑوسی سے سنسان بہتر ہے (۹) بداعمال تندرستی سے بیماری بہتر ہے۔

سانپ کے زہر کا سہل علاج

بقول معاصر رہنما ملیریا کے دید گوند داس نے سانپ کا زہر اتارنے کے لئے یہ ایک مجرب اور سہل علاج کیا ہے۔ کہ مور کے سات پروں کی بنائی ہوئی تین بیڑیاں پی جائیں۔ مگر دہواں ناک سے نکالا جائے۔ اگر اس سے زہر کا اثر دور نہ ہو تو ایک بیڑی اور پی جاؤ۔

بیڑی پینے کے بعد دس تولہ گھی پیا جائے۔ مریض نے تین یا چار بیڑی پی ہوں تو تین چار روز تک مرچ اور ترش شئے کھانے سے پرہیز کرے۔ اگر مریض بیڑی نہ پی سکے۔ تو دوسرا شخص بیڑی کا دھواں اس کی ناک میں پھونکے۔ یعنی بیڑی کا دوسرا سرا مریض کی ناک میں رکھے۔ اور سلگتے ہوئے سرے سے پھونک مارے۔ اور جب دھواں مریض کے منہ سے نکلنا شروع ہو۔ تو مریض کو خود بیڑی پینے کو کہا جائے۔

ایک اور صاحب لکھتے ہیں کہ مارگزیدہ درخت کیلہ کے پانی کے ایک دو پیالے پی جائے۔ زہر بالکل اتر جائیگا۔

وہابیوں کا طائف پر قبضہ مکہ کیطرف پیشقدمی نہیں ہوئی

پورٹ سوڈان جدہ کے ایک تار سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ خانیا وہابیوں نے طائف پر قبضہ کر لیا ہے مگر وہ فی الحال مکہ کی طرف پیشقدمی نہیں کرتے۔

قبول اسلام

آج مورخہ ۱۶ ستمبر کو مقام گیا والی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ۱۵۰ اشخاص نے حضرت عالی ذات سیدنا مرشدنا سلطان العارفین سید حاجی فضل شاہ صاحب سجادہ نشین صوفی نقشبندی قادری مخدومی جلالپور جٹاں شریف ضلع گجرات کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ یہ سب لوگ خانہ بدوش تھے۔ اور ہندو مذہب رکھتے تھے۔ خدا استقامت بخشے۔

(رہبر ملک حیات خان از پھانکی ضلع گوجرانوالہ)

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب — مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عمر کریم صاحب۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقبولِ خدا بندگان کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جو کہ ابتدا سے اس وقت تک برابر جاری ہے۔ اور اس میں احوال موتے اور قبور پر بھی ایک وسیع بحث کی گئی ہے نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت عہ

مولود شریف — مصنفہ عالیجناب مولوی سید عمر کریم صاحب مرحوم یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ظاہر ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو ایڈیٹر البلاغ مولانا ابوالکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے قیمت ۸ر

میلاد الرسول ہر دو حصہ — حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں۔ ۸ر

الجرح علی البخاری حصہ اوّل — مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبدالغفور صاحب دام فیوضہ۔ اس کتاب میں علمائے کرام احناف نے جو مضامین جرح کتاب بخاری کے ارقام فرمائے ہیں۔ ان کا مجموعہ قابلِ دید ہے۔ ۸ر

انوار القدسیہ — حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب۔ تزکیہ قلوب کیواسطے حقیقی رہنما قابل دید قیمت [illegible]

کتاب الروح — [illegible] ترجمہ عربی سے سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے روح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات کا ذخیرہ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری فلاعفر حجم کتاب صفحات ۲۱۲ کلاں قیمت عہ

المعراج — اس کتاب میں حضرت خواجہ ہر دو عالم فخر عالمیان و آدمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف و احادیث شریفہ و آثار صحابہ کرام و اقوال فقہائے عظام سے نہایت وضاحت سے اردو سلیس میں تحریر کیا گیا ہے۔ موحدین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے قیمت ۱۲ر

تحفۃ الناظرین — یہ وہ نایاب کتاب [illegible] مفاسد ظاہر کر [illegible] ان کی اقوال علمائے سابق کے نزدیک قابل تسلیم میں [illegible]
زیارت مزارات، مشاہدات مقامات متبرکہ حکم طوائف بومنا مولود شریف ندائے غیر سید مرسل المش[illegible]

بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے۔ اس جامع کتاب میں ان تمام مسائل کو نہایت تشریح اور دلائل تحقیق یک تہ قرآن و حدیث و اجماع ثابت کیا گیا ہے قابل دید ۹ر

پیر کا بکرا — جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر و گیارھویں اور مولود شریف و وظیفہ کشی فقراء کے جواز پر قرآن و حدیث صحیحہ سے نہایت دلائل دیر پیرایہ میں محققانہ طور پر شرح اور بسط سے مدلل بحث کی گئی ہے ۸ر

الفوز الکبیر اردو نحو میر — مولانا ابوالمحامد احمد علی صاحب مولوی اعظمی نے کمال خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔ جس سے طلباء کو آسانی ہو۔ قیمت ۸ر

القول السدید فی اثبات التقلید — بحث تقلید میں بے نظیر ہے ۲ر

سماع موتی و استمداد — اس رسالہ میں دلائل عقلیہ نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۲ر

اباطیل وہابیہ — ناظرین! آپ اگر کسی غیر مقلد وہابیہ شیطان علی کے عقاید کفریہ باطلہ کو سننے کا موقعہ نہ ملا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور خریدیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ کرنے سے عقاید باطلہ سے بیزار ہو کر پکا مومن بن جاتا ہے اگر آپ صدہا روپیہ خرچ کریں بھی تو نہیں سکتے نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کیونکر آیا اور عبدالوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اس کا مختصر حال درج ہے ۲ر

عربی بول چال — اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کے عمدہ عربی بول چال سیکھ سکتے ہیں قیمت عہ

کرشمہ قدرت — ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام لیکر فراخدلی سے گالیاں دی ہوئی ہیں اس کا جواب کو سوم کرشمہ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی نے لکھا ہے ۲ر

سیرتِ حسین رضؓ — شہداء کربلا امام ہمام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے مفصل حالات زندگی نہایت اعلےٰ اور خوشخط قابل دید ہے۔ قیمت اعلیٰ عہ رعایتی عہ

تصورِ پیر — اس کتاب میں تصوف و سالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن مدلل جامع بحث کی گئی ہے ۲ر

معیار الحق — مصنفہ مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت والجماعت ہے ۹ر

[illegible] فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء — مصنفہ مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بنارسی [illegible] انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سب سے [illegible] دیکھنے پر منحصر ہے ۹ر
[illegible] یہ کتاب قابل دید ہے قیمت صرف ۵ر

المشتہر

مینیجر اخبار "الفقیہ" امرتسر (پنجاب)